Vol.4 No.3 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

نسخہ خطی شمائل حسنیہ میں منشی غلام حسن شہید ملتانیؒ کے آثار کا تعارف

INTRODUCTION TO THE WORKS OF MUNSHI GHULAM HASSAN SHAHEED MULTANI IN THE MANUSCRIPT "SHAMIL-E-HASSANIA''

[1]Kehkshan Naz, Dr, [2]Ismat Durrani

ABSTRACT

The book "Shamil-e-Hassania'' was authored by Molvi Nzam-u-Din Rang puri (Mercy be Upon Him) in which he has pen downed the glorious presentment, sayings and persona of his beloved spiritual master "Munshi Ghulam Hassan Shaheed Multani (Mercy be Upon Him)'' –The book is comprised of four chapters and Rukan Doam end note. In the third chapter, he has briefed about written work of Hazrat Khawaja Munshi Ghulam Hassan Shaheed Multani. He discussed the books with name from page 18 to page 21. The objective of this book was not only to give tribute to his beloved spiritual master, but also to establish a way forward for ultimate truth seekers in this mortal world. This book serves as a beacon for strayed and remedy for ignorance.Different sufi saints of Chisti family until Hazrat Niam ud Din aolia (Mercy be Upon Him) and finally to Hazrat Khawaja Hafiz Muhammad Jamalullah Chishti Nizami (Mercy be upon him) And Munshi Ghulam Hassan Shaheed Multani. In Shamil-e-Hassania Munshi Ghulam Hassan Shaheed Multani (Mercy be upon him) have been discussed. In the end note, his sescendants and their caliphs have been discussed in detail. At many places in this account, author has supported the secrets of Toheed, and Honors of Sufism in the light of Quran and Hadith, Moreover, the use of mystic poetry has further glorified the comprehensiveness of the book.

***Keywords**: Quran and Hadith, Shamil-e-Hassania, Fazail Hassania, Khasail Hassania, Rangpur, Multan, Molvi Nzam-u-Din, Munshi Ghulam Hassan Shaheed*

شمائل حسنیہ کے مصنف مولوی نظام الدین رنگ پوری ہیں۔ انہوں نے اپنے پیر و مرشد منشی غلام حسن شہید ملتانی کے آثار کا تعارف شمائل حسنیہ میں کیا ہے اس کے علاوہ مولوی نظام الدین رنگ پوری نے اپنے پیر و مرشد منشی غلام حسن شہید ملتانی کے بارے میں خصائل حسنیہ اور فضائل حسنیہ تصنیف کی ہیں۔ منشی غلام حسن شہید ملتانیؒ، حضرت حافظ محمد جمال ملتانیؒ کے مرید خاص تھے۔

مولوی نظام الدین رنگ پوری کی تصنیف لطیف ہے۔ جو منشی غلام حسن شہید ملتانی کے حوال پر مبنی ایک قیمتی مآخذ ہے۔ اور خطی نسخہ کی صورت میں محفوظ ہے۔ جو 1365 ہجری میں لکھی گئی۔

یہ چار فصول اور ایک رکن پر مشتمل ہے جن کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

(فصل اول) فصل اول منشی غلام حسن شہید ملتانی کے احوال پر مشتمل ہے۔

(فصل دوم) فصل دوم میں منشی غلام حسن شہید ملتانی کے خدام کرام کے مناقب بیان کیے گئے ہیں۔

(فصل سوم) فصل سوم میں ان کے آثار و خلفاء و اولاد و امجاد کا ذکر کیا گیا ہے۔

(فصل چہارم) فصل چہارم ملفوظات و کمالات کے بیان پر مشتمل ہے۔

(رکن دوم) رکن دوم منشی غلام حسن شہید ملتانی کی عادات و مجاہدات و اوصاف کے بیان پر مشتمل ہے۔

شمائل حسنیہ بنیادی طور پر منشی غلام حسن شہید ملتانی کے جامع کمالات اور سلسلہ عالیہ چشتیہ میں ان کے حصول فیوض و براکات، مراتب روحان، خوارق و عادات و کرامات کے بیان کا حسین مرقع ہے۔

اس کا وصف خاص یہ ہے کہ مولوی نظام الدین رنگ پوری نے ہر طرح کے تکلف و تصنع اور مبالغہ آرائی سے ہٹ کر اپنا قلم عقیدت و معرفت کی سیاہی سے تر کر کے عقیدت شیخ سے مخمور ہو کر طالبان ہدایت کے لیے شمائل حسنیہ کی شکل میں ایک دستور العمل وضع کر دیا۔

شمائل حسنیہ کا خطی نسخہ منشی غلام حسن شہید ملتانی لائبریری ملتان میں موجود ہے۔ جو خط نستعلیق میں لکھا ہوا ہے۔ اطراف میں حاشیہ ہے حسن یہ ہے کہ صفحہ اول سے لے کر صفحہ آخر یعنی صفحہ ۲۴۲ تک کہیں بھی حاشیہ نہیں ہے۔ صفحہ کا سائز ۱۱x20 ہے اور بغیر حاشیہ کے ۷x12 ہے۔ صفحہ اول پہ چھ سطور ہے جبکہ ہر سطر میں 12 الفاظ ہیں۔ دیگر تمام صفحات 10 سطور پر مشتمل ہیں اور ہر سطر 12 الفاظ پر مشتمل ہے جو کہ بہت اچھی حالت میں ہے۔ ہر طرح کی خرابی و کرم خوردگی سے محفوظ نسخہ ہے۔ ہر صفحہ کے نیچے رقابہ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ آیات قرآنی

[1] Research Scolar Ph.D, Department of Persian, The Islamia University of Bahawalpur.

[2] Chairperson, Department of Persian, The Islamia University of Bahawalpur

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

واحادیث نبوی کو اعراب کے ساتھ لکھا گیا ہے۔منشی غلام حسن شہید ملتانی کا نام جلی اور نمایاں کر کے لکھا گیا ہے۔اس کی کتابت خلیفہ افتخار احمد نے کی ہے۔اس کا سن کتابت 29 ذیقعدہ 1365 ہجری درج ہے۔(شمائل حسنیہ، ص 121)

شمائل حسنیہ کی تالیف کے مقاصد واہداف میں مریدان اور سالکان کی رہنمائی کے لیے انہیں مراقبہ کی تعلیم اور اوراس کا طریقہ تعلیم بیان کرنا تھا کہ وہ خدا کے مقرب ہو جائیں۔

شمائل حسنیہ کا اسلوب ونگارش علمی وادبی ہونے کے باعث فصاحت آمیز ہے۔جس میں خوبصورت تشبیہات واستعارات سے دلکش انداز میں استفادہ کیا گیا ہے۔شمائل حسنیہ میں متعدد مقامات پر آیات قرآنی اور بار ہا احادیث پیغمبر سے استفادہ حاصل کیا گیا ہے۔اسی طرح صوفیا وعرفا کے اقوال سے بھی جابجا استفادہ حاصل کیا گیا ہے۔جن میں حضرت علی، ابوسعید ابوالخیر، رابع عدویہ، خواجہ عبداللہ اصفہانی، بایزبسطامی، شیخ اکبر ابن عربی، خواجہ عبدالباقی وغیرہ شامل ہیں۔عربی فارسی ضرب الامثال کے علاوہ قرآن وانبیاء کی دعاؤں اور مناجات کا استعمال بھی بکثرت نظر آتا ہے۔

مولوی نظام الدین رنگ پوری ایک عالم فاضل شخص تھے۔شمائل حسنیہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تصنیف میں درج ذیل کتب بھی شامل مطالعہ رہی ہو نگی۔قرآن مجید، بخاری شریف، صحاح ستہ، لج الاسرار، نہج البلاغہ شامل ہیں۔

شمائل حسنیہ کے مصنف مولوی نظام الدین رنگ پوری ہیں۔انہوں نے اپنے پیرومرشد منشی غلام حسن شہید ملتانی کے آثار کا تعارف شمائل حسنیہ میں کیا ہے اس کے علاوہ مولوی نظام الدین رنگ پوری نے اپنے پیرومرشد منشی غلام حسن شہید ملتانی کے بارے میں خصائل حسنیہ اور فضائل حسنیہ تصنیف کی ہیں۔منشی غلام حسن شہید ملتانیؒ، حضرت حافظ محمد جمال ملتانیؒ کے مرید خاص تھے۔مثنوی نور الھدایت، انشای گلزار معانی، رسالہ نورالھدیٰ، کلمات انصاف، رسالہ انوار جمالیہ، رسالہ موج دریا، رسالہ بحرالامواج، رسالہ رفیق الفقرا، بوستان، مثنوی شریف، جیسی شاہکار فارسی تصانیف منشی غلام حسن شہیدؒ ملتانی کی علمی وقلمی قابلیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں اپنے شیخ کے فیوض وبرکات کے بارے میں لکھتے ہیں:

"بلاواسطہ از خدمت سراسر فیض وبرکت آن حضرت درس گرفتم ازان روز سعادت افروز ملکہ دانش وقوۃ طبع وجودت ذہن وتوان فکرت ومتانت کلام در نظم ونثر روز بہ روزی افزود تا آنکہ در اطراف ممالک پنجاب بہ جامعیت کمالات شہرت یافتم ودر ابنائی جنس بہ سخنوری ونکتہ پروری وایجاد مضامین لطیفہ وتخلیق تراکیب شریفہ بر سر آمدم"(1)

شمائل حسنیہ کے مصنف مولوی نظام الدین رنگ پوری نے اپنے پیرومرشد منشی غلام حسنؒ شہید کی طرح عربی اور فارسی میں تصنیف وتالیف کا کام کیا۔ان دونوں شخصیات کو سرائیکی اور ہندی زبانوں پر بھی عبور حاصل تھا۔انوارِ جمالیہ، حضرت حافظ محمد جمال ملتانیؒ کے ملفوظات کا حسین مجموعہ ہے جو حضرت کے مقاماتِ طریقت اور کرامات کا دلنشین بیان ہے۔منشی غلام حسن شہیدؒ نے اہلِ سلوک وجذب کے عشق کو فزوں تر کرنے کے لئے اپنے شیخ کے احوالِ باطنیہ کو جس مودٔب انداز میں پیش کیا ہے وہ قابلِ تحسین ہے۔(2)

حمد ونعت ومنقبت میں جذبۂ محبت اور اثباتِ تصورِ شیخ کامل کے اثرات ان کی تحریروں سے خوب جھلکتے ہیں۔وہ خانقاہی نظام کے ایک انتہائی باادب مقلد دکھائی دیتے ہیں۔

انوارِ جمالیہ کی سادہ مگر روانی سے بھرپور تحریر منشی غلام حسن شہیدؒ کی فارسی ادب کا گراں قدر سرمایہ ہے جو ایک طرف نئی تراکیب اور محاورات کے خوبصورت استعمال سے عبارت ہے تو دوسری طرف عشقِ حقیقی کے بے شمار دروس اپنی آغوش میں لئے اہلِ طریقت کی پیشوائی کا سامان ہے۔(3)

شمائل حسنیہ کے مؤلف لکھتے ہیں کہ مقصودِ کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے سرزمین عرب کو تشریف آوری کا شرف بخشا اوراس خاکدانِ عالم کی تاریکیاں نورِ محمدی ﷺ کی بدولت ہمیشہ کے لئے منور ہوئیں۔وصالِ حضور ﷺ کے بعد خلعتِ خلافت اور شرفِ امامت سے سرفراز اصحاب رسول ﷺ نے رشد وہدائیت کی مسند کو آراستہ کیا۔اصحابِ رسول ﷺ نے سعادت کی بلندیوں سے طلوعِ اقبال فرما کر عرب کی مقدس سرزمیں کو روشن فرمایا۔یہ سلسلہ تابعین وتبع تابعین سے آگے صوفیائے کرام کی اس مقدس جماعت تک پہنچا کہ جنہوں نے ملتِ اسلامیہ کی عظمت کو قائم رکھنے کے لئے انتہائی محنت کی اور حق پسندی وحق رسائی کا فریضہ احسن انداز سے سرانجام دیا۔

خلیفۂ چہارم حضرت مولائے کائنات علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے بعد حضرت خواجہ حسن بصریؒ، حضرت حضرت ابوالفضل عبدالواحد بن زیدؒ، حضرت فضیل بن عیاضؒ، حضرت سلطان ابراہین ادھم بن بلخیؒ، حضرت حذیفہ المعرشیؒ، حضرت ممشاد دینوریؒ، حضرت ابواسحٰق شامیؒ، حضرت ابن قرسانفتہؒ، حضرت محمد بن ابی احمد چشتیؒ، وغیرہ کے اسمائے گرامی تحریر کئے ہیں۔(4)

شمائل حسنیہ، میں خاندانِ چشت کے خطۂ ہند میں دینِ اسلام کی تبلیغ اور فروغ کے لئے جن خاص ہستیوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں حضرت مودود چشتیؒ، حضرت محمد شریف زندنیؒ، حضرت عثمانِ ہارونیؒ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ، حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ، حضرت مسعود الدین گنج شکر باوا فرید اجودھنیؒ، حضرت صابرِپیاعلاؤالدین کلئیریؒ، حضرت خواجۂ خواجگان نظام الدین اولیاءؒ، حضرت امیر خسروؒ، حضرت خواجہ حسن نظامی دہلویؒ وغیرہ نمایاں ہیں۔حضرت باوا فریدؒ گنج شکر کا فیضان دو سلسلوں سے خوب پھیلا۔ایک صابری اور دوسرا نظامی۔

حضرت حافظ محمد جمال ملتانیؒ اور ان کے ملفوظات ترتیب دینے والے منشی غلام حسن شہیدؒ ملتانی بواسطہ خواجہ نور محمد مہارویؒ، سلسلہ نظامیہ سے فیض یاب تھے۔عشق ومحبت کے کوچے کے ایک باوفا مرید صادق منشی غلام حسن شہیدؒ ملتانی نے جامع کمالات، شیخ کامل، سلسلہ نظامیہ کے دولتِ فقرِ فخریہ کے افتخار، مطلع نورِ محمدی، حضرت محمد جمال ملتانیؒ کے خوارق عادات، کرامات کے بیان اور روحانی مراتب کو تکلفات سے مبرا اور مبالغہ آرائی سے صاف اس والہانہ عقیدت سے صفحۂ قرطاس کی زینت بنایا ہے کہ تسلسل عبارت سے مزین تحریر دلوں میں اترتی چلی جاتی ہے۔

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

مشکل اشاروں سے قارئین کو تذبذب میں ڈالنے کی بجائے سادگی کو یوں پیشِ نظر رکھا ہے کہ کم علم انسان بھی بآسانی تفہیم کو پالیتا ہے اور بلند نظر شخص اسرار ورموز تک بخوبی رسائی کا متحمل ہو جاتا ہے۔خوشہ خوشہ کرکے خرمن کا ڈھیر لگانا فارسی ادب میں جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔الفاظ کو ذرے سمجھا جائے تو ان کا یہ حسین مجموعہ ایک چمکتے آفتاب کی مانند دکھائی دیتا ہے۔(5)

شمائل حسنیہ،ایک طرف منشی غلام حسن ملتانیؒ کے عقیدت مندوں کے لئے عشقِ حقیقی کی ایک دستاویز ہے تو دوسری طرف عدم کے مسافروں کے لئے انمٹ یادگار ہے۔ اصحاب باوصفا کے لئے تابانیوں کا منبع ہے تو اہلِ وفا کے لئے ذوق انگیزی کا ساماں ہے۔ظلمت فروشوں کی جہالت کا علاج ہے اور اہل ہدایت کے لئے رُشد کا ایک مبقول بارگاہ دستور العمل ہے۔عصیاں کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کے لئے شمعِ فروزاں ہے اور نحیف ولاچار کے لئے قوتِ ایمانی کا سہارا ہے۔بے سروسامانی کے عالم میں بھٹکنے والوں کے لئے روشنی کا منبع ہے۔(6)

نسخہ خطی شمائل حسنیہ چار باب اور رکن دوئم عادات ومجاہدات واوصاف منشی غلام حسن شہید ملتانی پر مشتمل ہے۔

1۔در فصل اول احوال منشی خواجہ غلام حسن شہید ملتانی راذکر نمودہ است۔

2۔در فصل دوم مناقب خدام کرام نوشتہ شدہ است۔

3۔در فصل سوم ذکر آثار وخلفای واولاد وامجادوی راتذکر دادہ اند۔

4۔فصل چھارم مشمل برملفوظات وکمالات است۔

5۔در رکن دوم عادات ومجاھدات واوصاف منشی غلام حسن شہید ملتانی راذکر نمودہ اند۔(7)

فصل اول،اس میں منشی غلام حسن ملتانی کے احوال کا ذکر کیا گیا ہے۔(8)

شمائل حسنیہ فارسی زبان کی فصاحت کا ایک نمونہ پیشِ خدمت ہے:

"اما ظہوری در ذات جامع الصفات آن مظہر نام الہی و مجموعہ لطائف نامتناہی از مکارم اخلاق و محامد اوصاف و غرائب کرامات و عجائب مقامات و حسن صورت ولطف سیرت و فصاحت زبان و غدوبت بیان وحفظ آداب و وسعت استعداد و حسن سلوک معاش و معال و کثرت طاعات وعبادات و مواظبت اوراد ورند و تقویٰ و عشق و جذب و علو ہمت وبذل کرم و تواضع و تسلیم و مراعات تعظیم وفیض عمیم و خلق عظیم و ستر عیوب و کشف غیوب وبی تعلقی با دہر وعدرلق تفقد غربا و مساکین وخدمت ارباب استحقاق بہ حمایت دین وترتیب و تلقین مسترشدین وترویج قوانین اسلام ومتابعت سنت سید الانام ﷺ وہیبت کمال وسطوت جلال کہ در نظر ارباب بصیرت واصحاب بصارت نمایان بود "(9)

ہر قسم کے کمالات کا ظہور کرنے والے جامع الصفات، منشی غلام حسنؒ شہید کی بے پناہ نوازشات، ان گنت عنایات، روح پرور کرامات، بلندئ درجات، حسنِ صورت و سیرت، زبان کی فصاحت، بیاں کی حلاوت، حفظِ مراتب و آدابِ طریقت کا تحفظ، قابلیت کی وسعت، اچھا سلوک، معاملاتِ معاش کی خوبی، بلند ہمتی، جود وسخا، عجز وانکساری، تسلیم ورضا، عبادت کی کثرت، ریاضت کی فراوانی، جذب ومستی، عشق ورقت، علم وحکمت، فیض رسانی، اوراد ووظائف کی پابندی، اذکارِ جمیلہ کی استقامت، بہترین اخلاق حسنہ، پردہ پوشی، اسرار و رموز کو عیاں کرنا، بے غرضی، تحمل مزاجی، غریبوں اور مسکینوں کی خبر گیری، مستحق لوگوں کی بے لوث خدمت، دین متیں کی خدمت وحمایت، رشد وہدائیت کی تلقین، قوانین اسلام کی ترویج واشاعت، رسول پاک ﷺ کی سنتوں کی پاسداری اور تابعداری، اہل بصیرت واصحابِ بصارت کے لئے گراں قدر فیضان مبارک، اس شمائل حسنیہ کے مضامین ہیں۔(10)

منشی غلام حسنؒ شہید ملتانی کے فیضانِ نسبت سے اپنی علمی استعداد، طبعی قوت، ذہن وفکر کی وسعت، نظم ونثر میں کلام کی متانت میں دن بدن قابلِ قدر بڑھوتری دیکھنے میں آئی۔فنِ شعری میں فزوں تر ہوتا ہوا کمال، نکتہ سنجی، لطیف مضامین رقم کرنے اور بہترین تراکیب نکالنے میں اولیت پائی۔(11)

شمائل حسنیہ میں ملتان شہر پر قبضہ کی نیت سے آنے والے بیرونی حملہ آور سلطان سکندر شاہ زمان کا ذکر بھی کیا ہے جس کے دفاع میں امیر ملتان نواب محمد مظفر خان افغان سدوزئی نے خود کو قلعہ میں محصور کیا۔ تاہم چند دنوں کے محاصرہ کے بعد حملہ آور لاہور کا رُخ کر گئے تھے۔(12)

منشی غلام حسنؒ شہید، فنافی الشیخ کی منزل پہ فائز تھے۔رضائے شیخ میں طالبِ حق کا دل اس قدر مبارک ہو جاتا ہے کہ محبوب کی خاطر داری کرنے کو اس کے گرد گھومتا ہے اور یہی ایک عاشق صادق کی اصل زندگی ہے۔اپنی تمام خواہشات سے کنارا کشی در اصل "موتو قبل ان تموتو" کی منزل کا سفر ہے اور محبوب کی رضا پر ہر شے قربان کرنا بقاکے تقاضوں میں سے ہے۔اپنی مرضی کو شیخ کی مرضی کے تابع رکھنا محبت کا وہ ادب ہے جو ایک محب کو بامراد کر دیتا ہے۔(13)

فصل دوم، میں منشی غلام حسنؒ شہید کے خدام کرام کے مناقب کا ذکر ہے۔حضرت محبوب اللہ پر ذوقِ سماع کے سبب شدت کا ذوق وارد ہوتا تھا لیکن ضبط کا حال یہ تھا کہ غلبہ کے باوجود کبھی کسی کو کلام سے یا آواز یا کسی لفظ سے کوئی تکلیف دہ بات نہیں فرماتے تھے۔

حضرت محبوبؒ اللہ، جوانی سے بڑھاپے تک اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرنے والے صوفیٔ باصفا اور عالی ہمت بزرگ تھے۔اپنے دامن سے وابستہ لوگوں کی بہترین روحانی ترتیب کرنا، متوسلین کے دامن میں شفقت وکرم کے دریا انڈیلنا، نیاز مندوں پر لطف وکرم سے احسان فرمانا اور پھر ضعیف العمری میں بھی خلقِ خدا سے جُڑے رہنا اور ان

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

کی خدمت کرنا آپ کے زندگی بھر کے معمولات تھے۔ آپ نے طریقت کے اسرار و رموز کی شرح میں ایک رسالہ بنام "توفیقیہ" لکھا۔ توحید کے دقائق معرفت و حقیقت کے مضامین پر مشتمل یہ رسالہ اربابِ توحید کے لئے ایک سند اور اصحابِ معرفت کے لئے ایک ناطق دستاویز ہے۔(14)

اس باب میں ان خلفاء کا ذکر ہے کہ جن کی بیعت جناب قبلۂ عالم قدس سرہ سے ہے مگر خرقۂ خلافت اور شرفِ اجازت قبلہ مخدومیؒ سے ہے۔ ان میں خلیفۂ اول حضرت غلام حسنؒ زیادہ مشہور ہیں۔ جو شیخ کی موجودگی اور پھر وصال کے بعد ان کے دراقدس پہ فیضانِ چشت لُٹاتے رہے۔ بقول حضرت منشی غلام حسنؒ شہید، تجرید و تفرید میں کمالات کے علاوہ عشق و محبت میں بلند مقام کے حامل اس مردِ باصفا کے اوصاف میزانِ سخن اور احاطۂ تحریر میں نہیں لائے جاسکتے۔ دوسرے خلیفہ حضرت مولوی محمد حسن نور اللہ مرقدہ کے اخلاق مبارکہ کا بھی ذکر اور تیسرے خلیفہ جمال محمد عجیب الدین صاحب نور اللہ مرقدہ کا لوگوں کو اللہ کے ذکر کی تلقین و تعلیم دینے کا بیان بھی موجود ہے۔(15)

فصل سوئم: اس میں حضرت قبلۂ عالم قدس سرہ العزیز کی اولاد و امجاد کا بیان ہے۔ حضرت کے صاحبزادے اور پھر ان کے صاحبزادوں کے اسماء لکھے گئے ہیں۔ اس عظیم المرتبت خانوادے کی علمی و روحانی خدمات کا اجمالی بیان کیا گیا ہے۔ اس مبارک مسند کے فیوض و برکات سے چار دانگ عالم کو مالا مال کرنے کی دعا پہ باب کا اختتام ہوتا ہے۔

فصل چہارم: اس باب میں منشی غلام حسن شہید ملتانی کے ملفوظات و کمالات کا ذکر ہے۔

اس باب میں ملفوظاتِ منشی غلام حسن شہید ملتانی کا بیان ہے۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱۔ عاشق کا دل محبت کا آتش کدہ ہے جو کچھ اس میں آتا ہے وہ جل کر خاکستر ہو جاتا ہے کیونکہ محبت کی آگ سے بڑھ کر کوئی آگ نہیں ہے۔

۲۔ محبت کی نشانی یہ ہے کہ تو اطاعت گذار رہے اور ڈرتا رہے۔ کہیں ایسا نہ ہو دوست دھتکار دے۔

۳۔ اہلِ معرفت کی عبادت "پاس انفاس" ہے۔

۴۔ عارف وہ ہوتا ہے جو غیر حق کو دل سے نکال دیتا ہے تاکہ یگانہ ہو جائے کیونکہ دوست یگانہ ہے۔

۵۔ عارف کی علامت یہ ہے کہ وہ موت کو دوست رکھتا ہے، آرام کو ترک کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے محبت کرتا ہے۔

منشی غلام حسنؒ شہید نے حضرت بہاؤالحق والدین ملتانیؒ کا ایک عربی ملفوظ پیش کیا ہے جس میں صدق و اخلاص کے ساتھ عبادت کرنے اور اذکار و افکار میں غیر کی نفی کرنے کا درس دیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف احوال کی اصلاح اور اقوال و افعال میں نفس کے محاسبے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ سالک کو لازم ہے کہ سوائے ضرورت کے گفتگو نہ کرے۔ ہر قول و فعل میں اللہ تعالیٰ سے استعانت کی التجا کرے تاکہ اللہ اُسے اچھے عمل کی توفیق بخشے۔ اللہ کے ذکر کی کثرت کی تاکید میں لکھتے ہیں کہ ہر حال میں ذکر کرو۔ ذکر اللہ سے آدمی محبت تک پہنچتا ہے اور محبت ایسی آگ ہے جو ہر میل یعنی گناہ کو جلا ڈالتی ہے۔(16)

وفا کا اول درجہ کلمہ شہادت پڑھنا ہے جبکہ دوسرا درجہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے سمندر میں اس طرح غرق ہونا ہے کہ اپنے دل میں ہوش باقی رہے۔

منشی غلام حسنؒ شہید فرماتے ہیں کہ روشن ترین دل وہ ہوتا ہے جس کے اندر حق کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ بہترین کام وہ ہوتے ہیں جن میں مخلوقات کا خیال شامل نہیں ہوتا۔ حلال ترین نعمتیں وہ ہیں جو تیری ذاتی محنت اور جائز کوشش سے حاصل ہو جائیں۔ بہترین ساتھی وہ ہیں جن کی زندگیاں حق کے ساتھ بسر ہوں۔ کہ بہترین رزق خالص عبادت اور سنت کے مطابق مسلسل خدمت ہے۔ علم کے ذریعے وجد میں آنے سے بہتر ہے کہ استغراق کے ذریعے علم سے استفادہ کیا جائے۔(17)

جب ان سے پوچھا گیا کہ فنا و بقا کے بارے میں کون کلام کرے؟ تو فرمایا وہ شخص جو صاحب استقامت ہو۔ گویا ریشم کے مضبوط دھاگے سے آسمان کے ساتھ بندھا ہوا ہو۔ اس کے بعد جب شدید آندھی چلے، اس سے درخت جڑوں سے اُکھڑ جائیں، پہاڑ اپنی جگہ سے ہِل جائیں، دریاؤں میں سیلاب آجائے اور سطح زمین درہم برہم ہو جائے مگر وہ شخص ثابت قدم ہو کر اپنی جگہ سے ذرہ بھر بھی جُنبش نہ کرے اور یہی ثابت قدمی ہے۔(18)

در رکن دوئم عادات و مجاہدات و اوصاف منشی غلام حسنؒ شہید ملتانی

منشی غلام حسن ملتانی کی ریاضت و مجاہدات کے دوران جن واردات قلبی اور مقامات سے سالک کا گذر ہوتا ہے، اُن کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انہیں ضبطِ تحریر میں لانا اس لئے ضروری ہے کہ جذبِ محبت کی آتش سرد نہ ہونے پائے اور دائمی ذکرِ حق میں مشغول رہ کر نہاں خانۂ دل کو ماسوا اللہ سے خالی رکھا جاسکے۔ سالک کی روحانی ترقی کے بلند مقامات اور اعلیٰ درجات تک پہنچنے کی منزل تو مقصود و مطلوب و محبوب تک رسائی حاصل کرنے کا انتہائی مقام ہے۔ عالم امکاں کے رسوم و عادات کا مقام دُوئی ہے اور دوئی کا مٹانا ایک پیہم کشمکش سے ہی ممکن ہے۔(19)

مولوی نظام الدین رنگ پوری کے مطابق منشی غلام حسن شہید کے سینے میں علـــــوم کا ایک دریا موجزن تھا آپ نے بہت سے فنون پر لکھا۔ آپ نے فن طب پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے آپ کی ایک تصنیف انشائے گلزار معانی کے نام سے ہے۔ یہ کتاب عدیم المثال ہے منشی غلام حسن شہید ملتانی کا اشعار کا چناو بہت زبردست تھا۔ موقع کی مناسبت سے فی البدیہ اشعار کا استعمال ان کا خاصا تھا۔ خود بھی فارسی اور ہندی زبان میں شاعری کرتے تھے۔(20)

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

منشی غلام حسن شہید ملتانی کا ایک دیوان سکھوں کے ملتان پر حملے کے دوران ضائع ہو گیا تھا۔ آپ اپنے فارسی اشعار میں حسن تخلص کرتے تھے اور ہندی اشعار میں گا من تخلص کرتے تھے۔ آپ نے علم عرفان پر ایک رسالہ "رسالہ موج دریا" فارسی زبان میں اور ایک رسالہ "رسالہ بحر المواج" عربی زبان میں تحریر کیا۔ یہ رسالے علم و عرفان کے عوم بیکراں میں سچ کے متلاشیوں کے لیے مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔(21)

ایک رسالہ "حسینیہ" بھی تحریر کیا جس میں مصطلحات صوفیہ کا تفصیل سے ذکر کیا ہے اور عربی زبان میں ایک رسالہ "کلمات الانصاف" کے نام سے تحریر کیا جس میں مجتہدین اسلاف کی بیعت کو بیان کیا گیا ہے اور ایک رسالہ نظم میں "رسالہ نور ھدایت" کے نام سے تحریر کیا۔ یہ فارسی زبان میں ہے اور اس میں عشقیہ اور معرفت کے مضامین کو موضوع بنایا گیا ہے۔ ایک اور رسالہ فارسی زبان میں "نوراھدٰی" کے نام سے تحریر کیا اس رسالے میں اپنے خلف الرشید غلام یاسین کو دل پذیر انداز میں نصیحتیں کی ہیں۔ اور اسی طرح ایک رسالہ "رفیق الفقراء" کے نام سے اپنے بڑے فرزند ارجمند رکن الدین کے لیے تصنیف کیا اس میں بھی دل آویز نصیحتیں بیان کی ہیں۔(22)

منشی غلام حسن شہید کی ایک اور مشہور کتاب "انوار جمالیہ" ہے یہ کتاب فارسی زبان میں ہے جس میں حضرت خواجہ غریب نواز کے ملفوظات اور عادات کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

شمائل حسنیہ، میں مصنف مولوی نظام الدین رنگ پوری کے فارسی اشعار لکھے گئے ہیں جو فارسی کلام کا ایک بہترین نمونہ ہیں۔ ایک نمونہ ملاحظہ ہو:

ای صدای بلبلان درصحن بستان حمد تو

وی نوای مرغ جان در باغ ایمان حمد تو

قره قسمت درآن روزی کہ مرا ند اختند
هر کسی راقسمت آمد قسمت جان حمدتو

(23)
ای ختم انبیاء چہ بگو یم ثنا ی تو
کہ آمد جناب ایزد مدحت سرای تو
ایجاد خلق راکہ تومقصود بوده
پیدا شد است هر دو جهان ازبرای تو
ایجاد خلق راجع تو مقصود بودی
پیدا شد است هر دو جهان ازبرای تو
شرح جمال روی تو والشمس ووالضحی
والليل و صف زلف سیہ مشکسای تو
فردوس پر تو یست شکر خنده لبت
طوبیٰ نشان دهد زقدم دلربای تو
کرو بیان بہ خاک درت سجده می کند
جبرائیل در طواف بہ گرد سرا ی تو
کون و مکان بہ خاک پیست چون خرم کہ چون
دارد شرف زکون و مکان خاکپا ی تو
مانند آب خضردلم زنده می کند
آب زلال نوش لب جان فزای تو
قدمی اگر زناز بہ فرق سرم نهی
سردر قدم نهاده کنم جان فدای تو

بیچارا نظام کہ مشتاق روی تست
پا بر سرش بنہ کہ دهد جان بہ پای تو

(24)

فرد

سرادخانہ من از طلعت تو روشن بود

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

سیاه کرد فراق تو خانمان مرا
کاش فتد زاوج عروجت رجوع
بار کند نورجمالت طلوع
طائر روحش که ازین کهنہ دام
سدرہ نشین آمدو طوبیٰ خرام
با د بہ فرخندہ مقر مستقر
عند ملیک حمد مقتدر

(25)

رفتی ومن زدیده دل خون گریستم
باز آ کہ در فراق تو جیجون گریستم
این دوست من بہ هجر تو جیجون گریستم
خون دل از دودیده بہ صیحون گریستم
هر جای کہ نقش پای ترایافتم نشان
آنجا بیاکہ سرو قدت خون گریستم
پردردبو دجان دلم درغمش نظام
زان از دو دیده سیل گریستم

(26)

پرتوآن روی کہ بود آفتاب
بوداز وکشور دین نوریاب
برق فراقش چوجهان سوز گشت
مشعل یار انش شب افروز گشت

(27)

فرد
همایون ترشد ازوی پایہء من
هماکرو آرزوی سایہء من

(28)

قطعہ

گلی خوشبو ی درهمام روزی

رسیداز دست محبوبی بہ د ستم
بد و گفتم کہ مشکی یا عنبری
کہ از بوی دلاویز تو مستم
بگفتامن گلی ناچیز بودم
ولیکن مدتی با گل نشتم
جمال همنشین درمن اثر کرد
وگرنہ من همان خاکم کہ هستم

(29)

بنالد بلبل مسکین کہ از گلزاردورافتد
قیامت آن زمان باشد کہ یارازیاردورافتد
بشنوا زنی چون حکایت می کند
وز جدای ها شکایت می کند

کزنیستان تا مر اببریده اند
وزنفیرم مردوزن نالیده اند
سینہ خواهم شرح شرح از فراق
تابگویم شرح درد اشتیاق
سوز من از نالہ من دورنیست
لیک چشم و گوش رآن نور نیست
چون کہ گل رفت و گلستان در گذشت
نشنوی زان پس ز بلبل سرگذشت
بالبی دمساز خود گر جفتمی
همچونی من گفتنی ها گفتمی

اگر جشنی طرب ساززمانہ
دهدرو عیشهای جاودانہ
ولی کز دلبر ناشادباشد
زهر شادی وغم آزادباشد

(30)

غم دیگر نگیر ددامن او
نگرد شادمیر ا من او
اگر گردد جهان دریای اندوه
برآردمی جهان غصہ چون کوه
ازان من دامنی او تر نگردد
زاندوه کہ داردبر نگررد
فرو پیچیدازان جشن وطرب او
نخواهد کم غم خود یکسر مو
فرد خوبان اگر بگر ددر آیند صد هزار
لیلیٰ زیار خاطر مجنون نمی رود

(31)

ازبرای حق صحبت سالها
بازگورمزی ازآن خوشحال ها
ای عشق آهء نالہ برای تو می زنم
تازنده ایم دم زوفای تومی زنم
پیر انہ سربااین قدخم گشتہ چون کمان
درسینہ زخم تیر بلاء تو می زنم

(32)

تازنده گشتہ ایم زسرنفخت فیہ
مانندنی همیشہ نوای تومی زنم
یارب این نی رانیستان یادده
مر همش زان بردل ناشادنہ
تا کہ اونالد زیادآن وطن
کزوی آگاهی ندارجان وتن
تا کہ ازیادنیستان دم زند
جملہ عالم رابدر برهم زند
نی همی نالد000 واشتیاق
بادلی سوراخ سوراخ ازفراق
اوبہ هرسوراخ چون نالان شود
عالمی ازنالہ اش گریان شود

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.4 No.3 2021

اوبہ هر سوراخ چون نالد همی
بردل مجروح بنهد مر همی
سینہ اوشر ح شر ح وشرح گو
ازحدیث عشق باشد شرح او
نی همی نالد کہ شد ازجفت طاق
نالہ وسوزش بودراندرفراق
می دهدزین نی نوای داستان
ازنفخت فیہ من روحی نشان
نی همیشہ دم زدروی می زند
بادل گرم آه سردی می زند

(33)

نالہ عشق ازدردنش جوش کرد
عالمی رانالہ مدهوش کرد
نعم ماقال الحکیم المعنوی
دربیان بانگ نی درمثنوی
آتش است این با نگ نا ذینت بای
هر کہ این آتش ند اردنیست بای
این چنین آتش چواندرماء فروخت
خارهای هستی مارابسوخت
آتشی نی بل کہ آب زندگی است
زندگی نی بل کہ صد پایندگی است
کہ نمیرم گرچہ مرداین جسد
زنده وباقی بہ مانم تاابد
توی خودکعبہ ایمان مستان
توی خودقبلہء ساقی پر ستان
تو ی سرمایہ آبادی دل
درادر و ا د ی دل ساز منزل

(34)

دردردل کہ منزل گم تست
دل وجان وتنم خاک ره تست
کرامت کن دلم راذوق مستی
کہ تایابدنجات ازبند هستی
دلم ازبندهستی چون رهدباز
کند پیر مغان رامدحت آغاز
زهی پیر وزی روشن قمیری
زهی عاجز نواز دستگیری
زهی حسن وزهی محبوبی او
جهان مبتلای خوبیء او
چودیدندش ملائک آسمانیِ
نثارافشان شدند از جانفشانی
قدش سروزباغ دلربای
رخش خورشید انوارصفای
ملائک صورت وطاؤس زیبی
دوچشم جادواش مردم فریبی
جبینش مطلع نور الهی
جمالش مظهر اسمای کماهیی
جمالش قبلہء اهل یقین است
زنور چهره اوفخزدین است
نظام خلق ازفیض وجودش

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

کہ مظھر تام رب العالمین است

(35)

کلیم الله وھم یحیی دین است
مہ و خورشید راروردسجودش
حسن صورت کہ ازحسن جمالش
شده محمود اوصاف کمالش
علم افراشتہ درملک دین است
سراج ملت ونوریقین است
کمال دین شدازفضل وکمالش
نصیرخلق شد فیض نوالش
بہ محبوبی نظام الدین رسیده
شکرگنج ازجناب حق فریده
شده قطب جهان آن نورمطلق
معین الدین شده آن نورالحق
چوعثمان مخزن حلم وحیائی
شریف الخلق ودریای صفای
بہ مقبولی شده مولودعالم
بہ محبوبی چویوسف شدمکرم
محمد احمد واسحاق وممشاد
بزیبا طلعت اوگشت دلشاد
امین الدین هبیره طلغشن وزید
سد ید الدین ازآن برخویش نالید
براهیم ازدل وجان سلطش داد
فضیل ابواب فیض خویش بگشاد

(36)

نثارافشان شده بوالفضل بروی
حسن فیض علی بہ نهادروی
چودیدنش ملائک آسمانی
نثارافشان شدند ازمهربانی

نثارافشان شدازتسبیح تهلیل
اسیر حلقہ گیسو ش جبریل

(37)

حدیث
حسن یوسف راکجا دانند اخوانش
زلیخاراپرس ازوی کہ صدشرح وبیان دارد

(38)

هم دراین چشم برد نیش بازشد
جنبش عشق ازدلم آغازشد

(39)

عالم ازشور وشرعشق خبرهیچ ند اشت

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

فتنہ انگیز جہان غمزہ جادوی توبود

(40)

صحبت صالح تر اصا لح کند
صحبت طالح تر اطا لح کند

صحبت بدکار تبہ می کند
ویک سیہ جا مہ سیاہ می کند

(41)

درخو یش کن نظارہ دلدارایی حسن
کہ آن بی مثال گشتہ عیان بر درمثال تو

(42)

ازہمہ عجزونیستی مطلوب است
ہستی وتوبعش زمامسلوب است
این اوست پدیدآمد درصورت
زان نسبت فعل ہابہ مامنسوب است

(43)

یادآن روزی کہ درمیخانہ منزل داشتیم
جام می دردست جانان درمقابل داشتیم
قصہ کوتہ ازشمول فیض پیر می فروش
بودحاصل ہرتمنای کہ دردل داشتیم

(44)

کم کسی زابدال حق آگاہ شد
جملہ عالم زین سبب گمراہ شد

(45)

مازیاران چشم یاری داشتیم
خودغلط بودآنچہ ماپنداشتیم

(46)

نہ آیم آمدہ ازپی دل خوشی
مگرازپیء رنج ومحنت کشی
خران راکسی درعروسی نخواند
مگرآن زمان کہ آب وہیزم نماند

(47)

چون قلم دردست غداری بود
لاجرم منصور برداری بود
چونکہ حکم اندرکف رندان بود

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

لاجرم ذوالنون درزندان بود

(48)

نوبهاراست وجنون چاک گریبان مددی
آتش افتاد بجان جنبش دامان مددی

(49)

محتسب می کده را ساخته ویران صدهی
می گریفتیم بدین خانه پناهی گاهی
می گرفتیم به جانان سرراه گاهی
اوهم ازنازبه من داشت نگاهی گاهی

(50)

به هررنگی که خواهی جامه می پوش
ترادرهر لباسی می شناسم

زاهد زدین برآمد و صوفی زاعتقاد
تر سا مجدی شدو عاشق همان که هست

(51)

چه غم دیوارامت راکه باشدنوح کشتیبان
چه باک ازموج بحرآنراکه باشدنوح کشتیبان
شکر حق راکه پیشوا داریم
پیشوای چو مصطفی داریم

(52)

قدم بنه بسر چشم من که تادل و جان
کنم فدای خرام توای شه کونین

(53)

بگفتم آنچه گفتا به بم غیب
اخدنامن کتاب فیه لاریب

(54)

مامشکلات عشق نه آسان شمرده ایم
سرداده ایم تابرپیش پا نهاده ایم

(55)

به لبم رسید ه جانم توبیاکه زنده مانم
پس ازآنکه من نمانم بچه کار خواهی آمد
کششی که عشق داردنگذ اردت بدین سان
به جنازه گرنیائی به مزار خواهی آمد

(56)

Vol.4 No.3 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

وہ روضہ کہ ہست سائبا نش
این طاق خمیدہ مقرنش

رضوان چوبنای فرخش دید
گفتاوہ روضہ مقدس

(57)

چون دررسیدبہ صاحب جمال صاحب حال
خطاب شاھد غیبی کہ خو ش تعال تعال
تمام شدغم ھجران رسیدوقت وصال
فروگذارجھان راکہ ہست خود بی خیال
بہ چارشنبہ زپنجم جمادی الاول
وداع کردبہ ھر کس قبیل وقت زوال
خضرزسال وصالش چوجست جوی کرد
ندای دادسروشم کہ یافت خوب وصال=1226ھ

(58)

بامی سر شتہ اند چوخاک وجودما
ازآن سوی می فروش رواشد سجودما

(59)

محمدؐ روح عشق و جان عشق است
چہ گویم جان کہ رو جانان عشق است
محمدؐ قبلہ دل کعبۂ جان
محمدؐ دین و ھم ایمان عشق است
دارد حلقہ زندان کہ در وی
محمدؐ ساقی مستان عشق است

(60)

معروضات بالا کی روشنی میں کہاجاسکتاہے۔ کہ مولوی نظام الدین رنگ پوری ایک دور اندیش ہستی تھے۔اور ان کے آثار خصوصاًشمائل حسنیہ نہ صرف ایک ادبی فن پارہ ہے۔بلکہ عارفان سالکان کے لئے بھی راہبر کامل کادرجہ رکھتی ہے۔ قطع نظر شعری ودیگر حوالہ جاتی نقائص کے شمائل حسنیہ فکری حوالے سے ایک اہم ترین مآخذ کے طور پر جاناجاتاہے۔جس میں معلوماتی ذخیرہ کے ساتھ ساتھ ادبی چاشنی بھی اوج کمال پر نظر آتی ہے۔

خلاصہ:

مولوی نظام الدین رنگ پوری مغلیہ دور کی ایک معتبر علمی وادبی شخصیت کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ جنھوں نے علمی وعارفانہ حوالوں سے بہت نمایاں خدمات سرانجام دیں۔خصوصاً خواجہ منشی غلام حسن شہید ملتانی کی تعلیمات کے فروغ کے لیے آپ نے تین معروف تصنیفات چھوڑیں جن میں شمائل حسنیہ ایک نمایاں اور جداگانہ تعارف رکھتی ہے۔جسے ادبی وعرفانی حوالے سے ایک اہم اور مستند ماخذ تصور کیاجاتاہے۔اور تشنگان علم وعرفان کی سیرابی کاباعث ہے۔

حوالہ جات

1۔ محمد اسحاق، مراۃالاولیاء(ملتان، مجلس اولیاء، 1991م)ص34

2۔ محمودالحسن، پنجاب مین اردو، (ملتان، علی برادرز، 1987م)ص44

3۔ محمد مرسلین، مبلغ اسلام(ملتان، اسلامی کتب خانہ، 1980م)ص25

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

4۔انور علی،صحبت اولیاء(ملتان،علی برادرز،1989م)ص43
5۔مولوی رب نواز،صراط مستقیم(ملتان،شبیر برادرز،1985م)ص33
6۔اعجاز الحق،سیر الاولیاء(ملتان،فلاح انسانیت فاونڈیشن،1986م)ص29
7۔غلام یسین،تاریخ ملتان(ملتان،اسلامی کتب خانہ،1991م)ص20
8۔عمر کمال ایڈوکیٹ،فقہاء اسلام(لاھور،بزم ثقافت،1984م)ص42
9۔صادق علی،روشن دین(ملتان، مجلس اولیاء،1992م)ص24
10۔نسیم عباس،سفینۃ الاولیاء(ملتان،اسلامی کتب خانہ،1989م)ص39
11۔غلام یسین،تاریخ ملتان(ملتان،اسلامی کتب خانہ،1991م)ص30
12۔سبطین علی،مسلم خیر خواہ،(ملتان،رحمان بک سنٹر،1988م)ص32
13۔مولوی رب نواز،صراط مستقیم(ملتان،شبیر برادرز،1985م)ص26
14۔نسیم عباس،سفینۃ الاولیاء(ملتان،اسلامی کتب خانہ،1989م)ص33
15۔محمد افضل،ولی اللہ،(ملتان، مجلس علماء،1992م)ص25
16۔عبد القیوم،تاریخ اسلام(ملتان،احمد برادرز،1994م)ص30
17۔محمد ابراھیم،اسلام کی روشنی(ملتان،پیغام اسلام سوسائٹی،1989م)ص36
18۔سبطین علی،مسلم خیر خواہ،(ملتان،رحمان بک سنٹر،1988م)ص22
19۔رفیع اللہ،بزرگان دین(ملتان، مجلس علماء،1990م)ص33
20۔محمد ساجد،ولی اللہ(ملتان،فرحان بک سنٹر،1991م)ص34
21۔غلام عباس ساجد،بزرگان دین(ملتان،اسلامی کتب خانہ،1990م)ص32
22۔رفیع اللہ،بزرگان دین(ملتان، مجلس علماء،1990م)ص39
23۔مولوی نظام الدین رنگ پوری،شمائل حسنیہ،ص ب
24۔مولوی نظام الدین رنگ پوری،شمائل حسنیہ،ص ت
25۔مولوی نظام الدین رنگ پوری،شمائل حسنیہ،ص4
26۔مولوی نظام الدین رنگ پوری،شمائل حسنیہ،ص5
27۔مولوی نظام الدین رنگ پوری،شمائل حسنیہ،ص8
28۔مولوی نظام الدین رنگ پوری،شمائل حسنیہ،ص8
29۔مولوی نظام الدین رنگ پوری،شمائل حسنیہ،ص9
30۔مولوی نظام الدین رنگ پوری،شمائل حسنیہ،ص10
31۔مولوی نظام الدین رنگ پوری،شمائل حسنیہ،ص11
32۔مولوی نظام الدین رنگ پوری،شمائل حسنیہ،ص12
33۔مولوی نظام الدین رنگ پوری،شمائل حسنیہ،ص13
34۔مولوی نظام الدین رنگ پوری،شمائل حسنیہ،ص14
35۔مولوی نظام الدین رنگ پوری،شمائل حسنیہ،ص15
36۔مولوی نظام الدین رنگ پوری،شمائل حسنیہ،ص16
37۔مولوی نظام الدین رنگ پوری،شمائل حسنیہ،ص23
38۔مولوی نظام الدین رنگ پوری،شمائل حسنیہ،ص40
39۔مولوی نظام الدین رنگ پوری،شمائل حسنیہ،ص41

Vol.4 No.3 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

40۔ مولوی نظام الدین رنگ پوری، شمائل حسنیہ، ص 44

41۔ مولوی نظام الدین رنگ پوری، شمائل حسنیہ، ص 49

42۔ مولوی نظام الدین رنگ پوری، شمائل حسنیہ، ص 63

43۔ مولوی نظام الدین رنگ پوری، شمائل حسنیہ، ص 75

44۔ مولوی نظام الدین رنگ پوری، شمائل حسنیہ، ص 79،80

45۔ مولوی نظام الدین رنگ پوری، شمائل حسنیہ، ص 111

46۔ مولوی نظام الدین رنگ پوری، شمائل حسنیہ، ص 123

47۔ مولوی نظام الدین رنگ پوری، شمائل حسنیہ، ص 129

48۔ مولوی نظام الدین رنگ پوری، شمائل حسنیہ، ص 135

49۔ مولوی نظام الدین رنگ پوری، شمائل حسنیہ، ص 144

50۔ مولوی نظام الدین رنگ پوری، شمائل حسنیہ، ص 164

51۔ مولوی نظام الدین رنگ پوری، شمائل حسنیہ، ص 186

52۔ مولوی نظام الدین رنگ پوری، شمائل حسنیہ، ص 192

53۔ مولوی نظام الدین رنگ پوری، شمائل حسنیہ، ص 208

54۔ مولوی نظام الدین رنگ پوری، شمائل حسنیہ، ص 219

55۔ مولوی نظام الدین رنگ پوری، شمائل حسنیہ، ص 227

56۔ مولوی نظام الدین رنگ پوری، شمائل حسنیہ، ص 229

57۔ مولوی نظام الدین رنگ پوری، شمائل حسنیہ، ص 230

58۔ مولوی نظام الدین رنگ پوری، شمائل حسنیہ، ص 231

59۔ مولوی نظام الدین رنگ پوری، شمائل حسنیہ، ص 233

ماخذات

1۔ احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل (مصر، جلد:۱)1209ھ ق

2۔ احمد اللہ، کتاب درود شریف (لاھور،2009)

3۔ اعجاز الحق، سیر الاولیاء (ملتان، فلاح انسانیت فاوندیشن،1986م)

4۔ اکرام اللہ، پیغمبر خدا (ملتان، مجلس اولیاء،1987م)

5۔ اللہ وسایا، نور ھدایت (ملتان، علی برادرز،1991م)

6۔ الیاس کلانتری، المعجم المفھرس لاآیات القرآن الکریم، تھران، انتشارات اسوہ،1377ھ ش۔

7۔ الزمخشری، ربیع الابرار، جلد:۱

8۔ انعام اللہ، اسلامی ملک سعودی عرب (لاھور،1999)

9۔ انور علی، صحبت اولیاء (ملتان، علی برادرز،1989م)

10۔ انعام اللہ، اسلام کی روشنی (لاھور، اسلامی کتب خانہ،1982م)

11۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، جلد:۴ (مصر،۱۲۰۹ھ ق)

12۔ جامی، عبد الرحٰمن، کلیات دیوان جامی، بہ مقدمہ فرشید اقبال (تھران،۱۳۸۵ش)13۔ جامی، عبد الرحمان، مثنوی ھفت اورنگ جامی، بہ تصحیح و مقدمہ آقا مرتضٰی، مدرس گیلانی (تھران، انتشارات کتاب فروشی سعدی، دفتر اول: سلسلۃ الزھب)۱۳۶۱ھ ش

14۔ جاوید اقبال، تاریخ اسلام (لاھور، مجلس علماء،1992م)

15۔ حافظ شیرازی، دیوان حافظ، بہ خط عباس مستوفی المالکی (تھران،۱۳۱۲ھ ش)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

16۔ حسن انوشہ، دانشنامہ ادب فارسی درشبہ قارہ ھند، پاکستان وبنگلہ دیش، موسسہ انتشاراتی، تھران، جلد:۴، ۱۳۲۴ء ش

17۔ حسن عمید، فرھنگ فارسی عمید، تھران، مؤسسہ انتشارات کبیر، 1377ھ ش

18۔ حسن عمید، تھران، فرھنگ عمید، 1343 ھجری،

19۔ خالد مجید، فلاح انسانیت (ملتان، مجلس علماء، 1992م)

20۔ دھخدا، علی اکبر، امثال وحکم دھخدا، جلد:۴ (تھران، موسسہ انتشارات کبیر، ۱۳۹۰ش)